بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*

**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**

**Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)**

**Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com**

## اللہ تعالیٰ دُنیا کے مختلف مما لک میں رہنے والوں کے دلوں میں احمدیت کی تحریک کرتا ہے

## بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے، کہیں کوئی کتاب یا لٹریچر تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے،

## کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے، کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیت کی طرف متوجہ کرتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍اگست 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

برطانیہ کے جلسے کے دوسرے دن اللہ تعالیٰ کے افضال کی بارش کا ذکر ہوتا ہے جہاں مختلف شعبہ جات کے اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں۔ جماعت کی ترقیات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان اعداد و شمار کے ساتھ میں ان سے متعلقہ واقعات بھی بیان کیا کرتا ہوں لیکن ڈیڑھ دو گھنٹے میں اعداد و شمار کی تفصیل بیان نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی واقعات بیان کئے جاسکتے ہیں اور جو نوٹس پڑھنے کے لئے میں لاتا ہوں وہ تقریباً اسی طرح واپس چلے جاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار تو تحریک جدید نے شائع کرنے شروع کئے ہیں کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ میں مختلف وقتوں میں بیان کرتا رہتا ہوں آج بھی میں ان میں سے کچھ واقعات بیان کروں گا جن سے پتا چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والوں کے دلوں میں تحریک کرتا ہے۔ بعض کو رؤیا کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت بتا رہا ہوتا ہے کہیں کوئی کتاب یا لٹریچر تبلیغ کا باعث بن جاتی ہے کہیں احمدیت کی مخالفت احمدیت پھیلانے میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ کہیں احمدیوں کے اخلاق دوسروں کو احمدیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں پھر ایسے واقعات بھی ہیں جو دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کے احمدیت پر ایمان اور یقین کے حیرت انگیز نظارے بھی ہمیں دکھاتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کو دیکھیں تو احمدیت قبول کرنے یا احمدیوں کی صحبت میں رہنے سے بچوں میں بھی حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مختصر یہ کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیشک ہم ایک نظام کے تحت اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو پھل اللہ تعالیٰ لگاتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو ہماری کوشش ہوتی ہے۔ احمدیت کی ترقی ہماری کوششوں اور وسائل سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہو رہی ہے۔ اب میں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔

گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعتی تعارف پر مشتمل دو صفحوں کا لیف لٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے اور ہمیں ملک کے دور دراز علاقوں سے فون کالز موصول ہو رہی ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں سے امام مہدی اور مسیح کے بارے میں سنا کرتے تھے اب آپ کا یہ لیف لٹ دیکھ کر ہمیں اشتیاق ہے کہ ہم آپ سے ملیں کیونکہ ہمیں لگتا ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب امت مسلمہ کو ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگوں سے ہمارے رابطے ہوئے اور وہ لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیف لٹ تو صرف پتہ بتانے کے لئے ایک ذریعہ بنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پہلے تیار کیا ہوا تھا اور جو عقل والے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ زمانہ ہے جس میں ایک مصلح کی ضرورت ہے مسیح و مہدی کی ضرورت ہے کون کہہ سکتا ہے کہ اس دور دراز علاقے میں کسی کے زیر اثر احمدیت قبول کی گئی ہے یا احمدیت کی خبریں پہنچیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے کسی انسانی کوشش میں اس کا دخل نہیں۔

تنزانیہ کے ٹوڈوما شہر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ایک نمائش کے دوران ایک عورت ہمارے سٹال پر آئی اور بڑی حیرت سے

پوچھنے لگی کیا یہ مسلمانوں کا سٹال ہے پھر آہستہ آہستہ کتب سے تعارف حاصل کرتی رہیں آخر پر ایک کتاب خریدی جس میں عیسائیت کے حوالے سے مواد تھا۔ ایک دن بعد وہی عورت اپنے خاوند کے ساتھ دوبارہ سٹال پر آئی اور اس دن وہ دونوں فوجی وردی میں ملبوس تھے دونوں فوجی تھے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے اور ہماری شادی کو کافی عرصہ ہو چکا ہے میں مسلمان ہوں اور یہ عیسائی ہیں۔ وہ عورت کہنے لگی کہ میری کافی دیر سے کوشش تھی کہ میں اپنے خاوند کو اسلام کی تعلیم بتاؤں اور انہیں مسلمان کروں لیکن کہیں سے اسلام کی تعلیم کے بارے میں مجھے کوئی ایسا اچھا مواد نہیں مل رہا تھا۔ کل جب میں آپ کے سٹال پر آئی تو مجھے لگا کہ آج میں صحیح جگہ پر آئی ہوں چنانچہ میں نے آپ سے کل ایک کتاب خریدی اور ان کو دی جس سے ان کے کافی سوالات حل ہو گئے اور باقی مجھے امید ہے آپ سے بات کر کے حل ہو جائیں گے۔ چنانچہ کافی دیر مبلغ کے ساتھ ان دونوں کی بات چیت ہوتی رہی اور وہ دونوں بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خاوند کے اسلام قبول کروانے کی سچی تڑپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس طرح کھینچا کہ اتفاق سے وہ وہاں آ بھی گئی اور پھر دونوں کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ہرس فیلڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وانزلے ٹاؤن میں تبلیغی لیف لٹ تقسیم کئے گئے جس کی وجہ سے وہاں سے رابطہ قائم ہوا۔ کچھ عرصہ بعد وہاں سے پچاس سے زائد افراد مرد اور خواتین کوچ کروا کر ہرس فیلڈ میں ہماری مسجد میں آئے۔ ان کا مقصد اسلام کے بارے میں معلومات لینا تھا اس وفد کے ساتھ مسجد میں اڑھائی گھنٹے کا پروگرام ہوا اور اسلام اور احمدیت کے بارے میں انہیں پریزینٹیشن دی گئی جس کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لوگوں کا خود آنا اور خود توجہ کرنا یہ بھی ایک کڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ اب ہر جگہ دنیا میں لوگوں کے دلوں کی تاریں ہلا رہا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دور دراز کے رہنے والوں کے دلوں کو ایمانی لحاظ سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مضبوط کیا اور ان میں قربانی کا جذبہ بھی پیدا کیا۔ بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ الاڈا ریجن کی ایک جماعت سوکو میں فروری میں اس سال نئی مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر میں احباب جماعت نے بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ حصہ لیا اور بہت سے مراحل میں غیر معمولی طور پر وقت اور مال کی قربانی کرتے ہوئے مزدوروں کی مدد بھی کرتے رہے۔ خواتین بھی تعمیری کام کے لئے دور دور سے پانی لے کر آتی رہیں اور اس طرح مسجد کی تعمیر میں حصہ لیتی رہیں۔ گاؤں کے مقامی صدر نے کہا کہ یہ مسجد اہل علاقہ کے لئے پر امن اسلام کی قیام گاہ ہے۔ وہاں کے چیف نے کہا کہ مسجد الاڈا ریجن کی اس کونسل کے لئے یقیناً روشنی کا مینار ہے۔ اس علاقے کے لوگ زیادہ تر بت پرستی کے مذہب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ چیف نے کہا میں بھی ایک وقت میں بت پرست ہوتا تھا لیکن آج احمدیت کی بدولت توحید پرست ہو گیا ہوں اور میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جماعت سچائی اور محبت کا مجسم نمونہ ہے اور جماعت احمدیہ کی بدولت ہی مجھے یہ ادراک ہوا ہے کہ گو میں ایک بادشاہ ہوں مگر میرے اوپر ایک عظیم شہنشاہ ہے جس کی عبادت ہم سب پے فرض ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ہے جو یہ سوچ ذہنوں میں پیدا کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا پیغام بھی سچا ہے اور اسلام کی تعلیم بھی سچی ہے اور یہی حقیقی تعلیم اور پیغام ہے جو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلا رہی ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جس سے مشرک لوگ جو ہیں وہ موحد بن رہے ہیں۔

پھر بینن کے ایک معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ریڈیو میں تبلیغی پروگرام کے دوران ایک دن ایک دوست غان اونٹو ایرک صاحب کی فون کال آئی۔ موصوف نے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کے لئے آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں وہ ابھی اپنا پتہ بتا رہے تھے کہ فون کال کٹ گئی اور بات پوری نہیں ہو سکی مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہم تبلیغ کی غرض سے ایک گاؤں سنر پوتا پہنچے تو ایک آدمی ہمیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور سب لوگوں سے کہا کہ جلدی ادھر آؤ جن کو ہم روز ریڈیو پر سنتے تھے وہ آج خود ہمارے گاؤں آ گئے ہیں چنانچہ وہاں تبلیغ کے نتیجہ میں 200 سے زائد افراد نے بیعت کی اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کی ایمان کی مضبوطی کا حال بھی سن لیں، کہتے ہیں کہ بیعت کرنے کے دو دن بعد تیز بارش اور آندھی کے باعث ایرک صاحب کے گھر کی دیوار گر گئی جس کے نیچے آ کر ان کا آٹھ ماہ کا بچہ فوت ہو گیا۔ یہ

مشرکوں کا گاؤں تھا۔ گاؤں کے مشرکوں نے کہا کہ دیکھو تم اس جماعت پر ایمان لائے اور ابھی سے مشکلات آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اس پر ایک صاحب نے کہا کہ میں نے جو سچائی دیکھی اس پر ایمان لے آیا باقی اولاد اور مال و دولت خدا ہی دیتا ہے اور وہی واپس بھی لے لیتا ہے میں اس جماعت سے کبھی پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں نے احمدیت قبول کی ہے میں احمدی ہوں اور انشاء اللہ مرتے دم تک احمدی ہی رہوں گا۔ تو یہ ہے ایمان کی مضبوطی اور توحید پر قائم ہونا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا فرما رہا ہے۔ انہوں نے اپنی ذاتی زمین کا ایک حصہ نماز سینٹر بنانے کے لئے بھی دیا بلکہ اس میں خود ہی ایک معمولی سا چھپر وغیرہ کا انتظام فوری طور پر کر دیا تا کہ قرآن کریم کی کلاسیں شروع کی جا سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھولتا ہے۔

تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے ایک گاؤں میں اس سال ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا اسی ریجن کے ایک اور گاؤں میں تبلیغی پروگرام منعقد ہو رہا تھا۔ ایک عورت اتفاقاً پہنچی اور اس نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو کہنے لگی آپ لوگ ہمارے گاؤں میں بھی اسلام کا پیغام لے کر آئیں کیونکہ وہاں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی ایک مسجد بھی ہے لیکن جو اسلام آپ لوگ پیش کر رہے ہیں وہ ان کے اسلام سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ جب ہمارے معلمین نے وہاں جا کر اسلام احمدیت کی تبلیغ کی تو پہلے ہی دن امام مسجد سمیت کل 93 افراد نے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب اس علاقے کے سنی مولوی کو پتا چلا کہ یہ لوگ احمدی ہو گئے ہیں تو اس گاؤں میں پہنچا اور کہنے لگا تم لوگ گمراہ ہو گئے ہو اور بھٹک گئے ہو۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر نومبائعین نے جواب دیا کہ ہم نے سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے اس لئے ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں گے۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بوہیکوں ریجن کی ایک جماعت میں ہماری مسجد تعمیر ہوئی اس گاؤں میں مارچ 2015ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور 245 افراد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ جب سے اس جماعت نے احمدیت قبول کی ہے ان کو مسلسل مخالفت کا سامنا ہے۔ رشتہ داروں کی طرف سے بھی مخالفت ہوئی گاؤں کے امام کی طرف سے بھی شدید مخالفت ہوئی۔ گاؤں کے امام نے مختلف اماموں کو گاؤں میں بلا کر جماعت کے خلاف ایک محاذ کھڑا کر دیا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد اپنے عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ دوران سال جب یہاں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو غیر از جماعت مولوی کھل کر مخالفت کرنے لگے لوگوں کو کہنے لگے کہ احمدیوں کی مسجد سے بہتر ہے کہ تم لوگ کسی چرچ میں جا کر نماز پڑھ لو۔ جو مستری مسجد تعمیر کر رہا تھا اس کے گھر جا کر اس کو بھی دھمکیاں دیں کہ وہ مسجد تعمیر نہ کرے لیکن ان تمام دھمکیوں اور حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہاں مسجد بنانے کی توفیق ملی اور اس کے دو مینارے بھی ہیں جو تیرہ میٹر بلند ہیں۔ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ 375 افراد اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ آئیوری کوسٹ کے سان پیدرو ریجن کے ایک دوست زونام احمد صاحب نے بیعت کی۔ موصوف کا تعلق عیسائیت سے تھا لیکن بعد میں اسلام قبول کر کے وہابی فرقے میں شامل ہو گئے۔ وہ بتاتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے نماز سیکھی اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی اسی دوران میں نے خواب میں دو مرتبہ ایک بزرگ کو دیکھا۔ خواب میں ہی مجھے علم ہوا کہ یہ شخص خدا کا نبی ہے میں سمجھا کہ شاید یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ انہی بزرگ کی تصویر ٹی وی پر آ رہی ہے اور کوئی ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہا ہے اور ٹی وی کے نیچے فرنچ میں لکھا ہوا ہے 'مشن اسلامک احمدیہ'۔ اس خواب کے بعد میں نے مسجد کے امام صاحب سے جماعت احمدیہ کے بارے میں پوچھا۔ پہلے تو امام صاحب نے ٹال مٹول سے کام لیا مگر اصرار کرنے پر کہنے لگے کہ یہ لوگ احمدی ہیں۔ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کس نے تمہیں ورغلایا ہے کیوں تم اپنا اسلام برباد کرنے پر تلے ہوئے ہو؟ انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ مجھے کسی نے

نہیں ورغلایا کیونکہ میں تو ابھی تک کسی احمدی سے ملا ہی نہیں۔ مجھے تو خدا تعالیٰ نے احمدیت کا رستہ دکھلایا ہے۔ گھر آ کر مجھے اور زیادہ تشویش ہونی شروع ہوگئی۔ کہتے ہیں کہ آخر یہ احمدی کون لوگ ہیں اور امام صاحب ان کو کافر کیوں کہتے ہیں کہ اس پر میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی بہت دعا کی کہ اے خدا! تو ہی مجھے سیدھا راستہ دکھلا میں اپنے حلقہ احباب سے جماعت کے بارے میں پوچھتا رہا لیکن کوئی بھی رابطہ کا ذریعہ نہیں مل رہا تھا آخر ایک دن ایک دوست نے بتایا کہ ایک دوسرے شہر دلوا میں احمدیت موجود ہے۔ چنانچہ میں لوگوں سے پوچھتے پوچھاتے مشن ہاؤس تک پہنچ گیا جہاں مشنری صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا۔ وہاں مشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر میں حیران ہوا۔ پوچھنے پر مشنری صاحب نے بتایا کہ یہی امام مہدی اور مسیح زمان ہیں چنانچہ میں نے اسی وقت وہاں احمدیت قبول کر لی اور مشنری کو بتایا کہ یہی بزرگ مجھے دو مرتبہ خواب میں نظر آئے تھے۔ موصوف ہمارے مبلغ کو کہنے لگے کہ بیعت فارم تو میں نے اب پُر کیا ہے لیکن احمدی میں اس دن سے ہوں جب خدا تعالیٰ نے مجھے خواب میں رہنمائی کر دی تھی۔

پھر بیلجیئم سے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ بیلجیئم جماعت میں نومبائع ادریس صاحب نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا پھر دو سال قبل ایک دن ٹی وی پر مختلف چینلز بدل رہے تھے کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے العربیہ پر نظر پڑی موصوف نے ایم۔ٹی۔اے پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو انہیں فوراً اپنا خواب یاد آ گیا انہوں نے خواب میں اسی بزرگ کو دیکھا تھا چنانچہ انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے دیکھنا شروع کر دیا اس طرح ان کا دل احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا اس کے بعد موصوف نے خود کوشش کر کے بیلجیئم جماعت کا ایڈریس تلاش کیا اور مشن ہاؤس پہنچے اور کہنے لگے کہ میں بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مربی صاحب نے انہیں کہا کہ پہلے جماعت کے بارے میں کچھ پڑھ تو لیں مزید معلومات حاصل کر لیں پھر فیصلہ کریں انہوں نے کہا کہ مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات مل چکے ہیں۔ کہنے لگے میرا دل پہلے ہی مطمئن تھا چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب دیکھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر افریقہ کے دور دراز ممالک میں اللہ تعالیٰ دل کھول رہا ہے تو یورپ میں بھی کھول رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس طرح مخالفین ہمارے راستے میں روکیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسی طرح ان کے منہ بند کرنے کے سامان بھی کر رہا ہے اور جو نئے احمدی شامل ہوتے ہیں ان کے ایمان میں اضافے کا بھی سامان کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے یہ چند واقعات جو میں نے پیش کئے ہیں۔ بیشمار ایسے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ ہم پر جو اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ ہمیں احمدیت کی توفیق عطا فرمائی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ایمان و ایقان میں بڑھاتا بھی چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

**Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 26 August 2016**

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To ..............................................................................

..............................................................................

..............................................................................

..............................................................................

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB